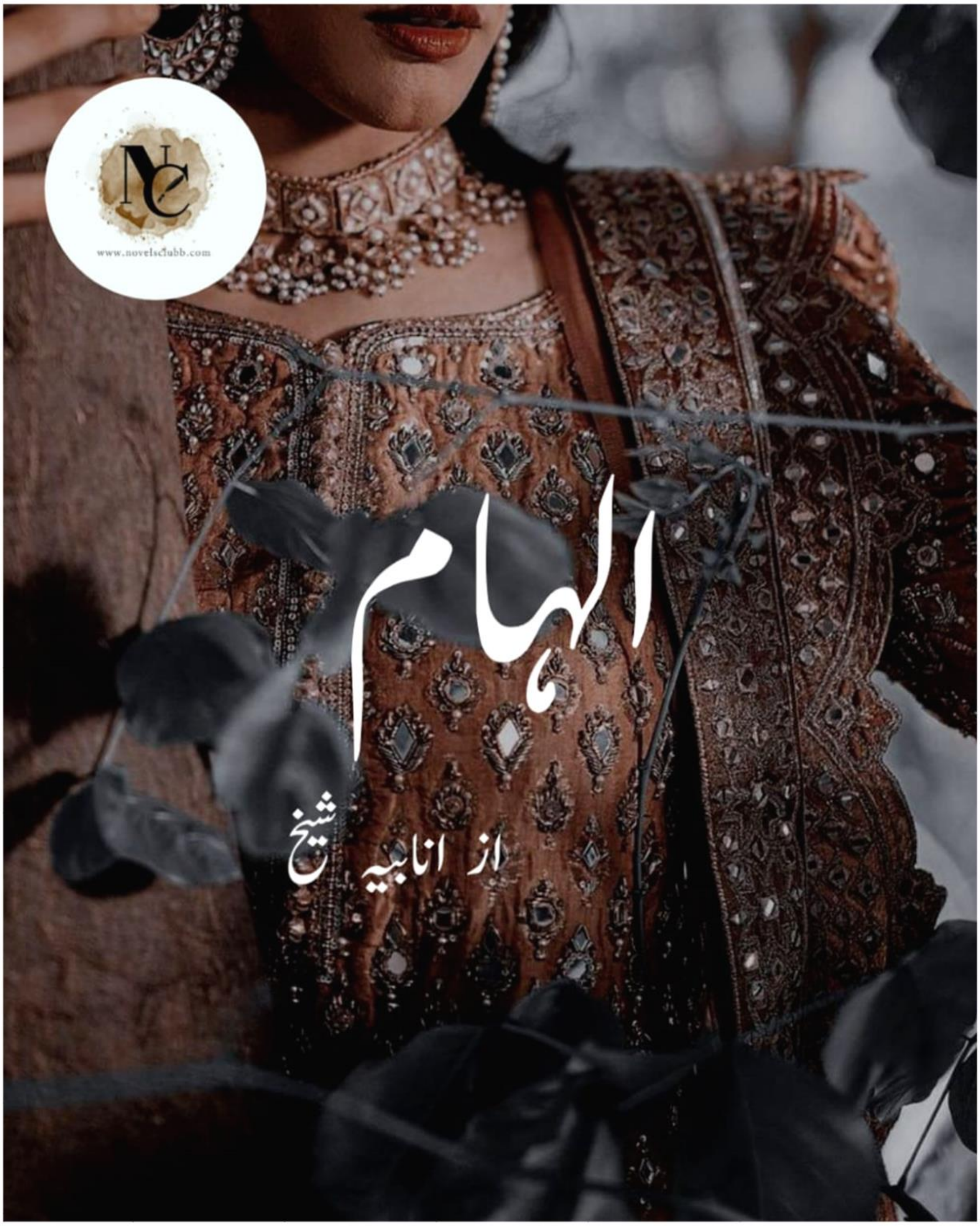
www.novelsclubb.com
الہام
از انابیہ شیخ

!السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

الہام از انابیہ شیخ

الہام ناول اس لڑکی کے نام جو پہلے کمزور ہوا کرتی تھی جو اپنے نفس میں بے قابو ہو کر ہر وہ حد پار کرنا چاہتی تھی جسے اللہ نے منع فرمایا اور یک بیک اُسکی زندگی نے اس طرح پلٹا کھایا کہ وہ حالات کے رویے سے مجبور ہو کر اپنا راستہ خود بنانے چل پڑی اور اس سفر میں اُسکے محرم نے اسکے ساتھ دیا جسے اللہ نے اسکے لئے ازل سے چنا تھا۔

www.novelsclubb.com

نوٹ۔

اس ناول کو لکھنے ایک خاص وجہ یہ بھی تھی کہ یہ سارے لفظ جو میں نے اتارے ہے وہ میرے دل کے کونے میں چھپے کچھ زخم تھے جنہیں میں نے زخموں سے پھول بنایا.اور آپ سب کے سامنے پیش کیا.بہت-بہت شکریہ اس رب کا جس نے میری اس دعا پر کن کہا اور شکریہ میری ماں کا جنہوں نے میری حوصلہ افزائی کی .اور میرے ابو جنھوں نے میرا ساتھ دیا اور مجھے سپورٹ کیا.میرے دوست جنہوں نے مجھے موٹیویٹ کیا یہاں تک.اور سب سے زیادہ آپ لوگوں کا جنہوں نے اتنا پیار دیا میری تحریر کو.

فقط-انابیا شیخ

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 1

***

۔کیا کر رہی ہو تم؟اسنے تھوڑے روڈ لہجے میں اس سے پوچھا تھا

میں کیا کر رہی ہوں؟؟اسکے الفاظ اسکی زبان کا ساتھ نہیں دے رہے

تھے۔

اسکی ٹانگوں میں وہاں سے جانے کی طاقت نہیں بچی تھی.......سارے حق جو

ختم کر دئے تھے۔

۔ہاں اسے دھتکارا گیا تھا

۔اسنے... جس سے وہ ساری عمر محبت کا دعویٰ کرتی رہی

کانپتے ہونٹ, آنسو ٹپکاتی لہو رنگ آنکھیں اسکے ساتھ دغا کرنے کو راضی تھے.اور وہ

ستمگر... جسے اسنے پورے مان اور دل و جان سے اپنے دل کے تخت پر براجمان کیا تھا

www.novelsclubb.com

۔اسنے کیسے نظریں پھیر لی

؟کیا محبت ایسی ہوتی ہے

؟ رسوا کرا دینے والی

.....ایک ہی لمحے میں جسم میں سے روح کھینچ لینے والی

۔ہاں شائد تبھی تو اسکی محبت کا کشکول خالی رہ گیا تھا

۔.خالی نہیں,,, ٹھوکروں پر

۔ فاطمہ کا دل اسکی قسمت کی ستمظریفی پر رو رہا تھا.

دھاڑے مار رہا تھا پر اسکی سننے والا یہاں کون تھا. جو اسکے حال پر رحم کھاتا,

.......یا اسکے دکھ میں اسکا ساتھ دیتا

۔ روتے روتے اسکی آنکھیں شائد پتھر کی ہو گئی تھی

جسمیں کوئی ہی آنسوں کا قطرہ باقی تھا۔... اسکی زندگی کے سارے لمحے ایک-ایک کرکے اسکی آنکھوں میں آرہے تھے

.قصور بھی تو اسی کا جسے نہ محبت کرنی آئی۔...نہ ہی محبت نبھانے آئی.

.... یا پھر شائد

.... شائد اپنے دل کی تسلی کے اسے الفاظ نہیں مل رہے تھے دل تھا بھی تو... کمبخت

۔ اسی ستمگر کے لئے تڑپ رہا تھا

۔کانپتے ہوئے وہ اپنی مردہ ٹانگوں سے زمین پر بیٹھی تھی

www.novelsclubb.com

اپنی چینخوں کو دباتی وہ خود پر قابو پانا چاہ رہی تھی مگر۔۔۔یہ درد یہ نارسائی اُسکی قسمت میں لکھ دی گئی تھی ۔

شائد اسکی قسمت میں اسی طرح رونا-تڑپنا لکھا تھا...اور رات گیلی لکڑی کی طرح دھیرے-دھیرے سلگتی رہی اور کسی کے سرہانے رکھا اسکا تکیہ گیلا ہوتا رہا.کاش وہ بھی کسی کی محبت کو اس طرح دھتکار دیتی اے کاش........

اے کاش........۔

****

فاطمہ اٹھو آٹھ بج گئے ہیں۔ مگر تمہاری نیند ہے کہ پوری ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی.امی کی غصے بھری آواز پر اسنے نیم وا آنکھوں سے گھڑی کی اور دیکھا تو اسکا دماغ بھک سے نیند کے خمار سے اٹھا ۔

www.novelsclubb.com

دس منٹ بچے تھے۔اسکی وین آنے میں 15 منٹ بچے تھے اور یہ پندرہ منٹ اسکے لئے 5 منٹ کے برابر تھے ....

اوہ گاڈ.......آج پھر سے لیٹ امی میں نے آپ سے کہا بھی تھا مجھے سویرے اٹھائے گا.

اسنے روتی ہوئی صورت بنا کر اپنی امی سے دہائی کی تھی.۔

؟؟اچھا! جیسے تم میرے اٹھانے سے اٹھ جاتی

؟؟؟؟ اور یہ الارم کس مرض کی دوا ہے

یا پھر بس شوق میں لگا کر رکھتی ہو؟؟؟؟؟ کبھی اٹھی بھی ہو اسکی آواز پر۔....امی نے

۔اسے لتاڑ کر رکھ دیا۔ساتھ ہی وہ اسکی چادریں صحیح کر رہی تھی

غلطی بھی تو اسی کی ساری رات جاگ کر اسنے ترکش ڈرامے کی ساری قسط پوری کی

۔

ہاتھ پھیلا کر اُس نے ایک لمبی جمائی لی۔اور پھر ادھا ایک گھنٹا فرینڈز سے آن لائن

۔چیٹنگ میں گزارا. مگر اب کر بھی کیا سکتی تھی

وہ کوئی ناول کی ہیروئن تھوڑی نہ تھی,جو بھاگ کر چھلاوے کی طرح تیار ہو جاتی۔ا.

ورویسے بھی دس منٹ میں اسنے کون سا تیر مار لینا تھا۔.اپنی طرف سے اسنے خود کو ہی

تسلی دی تھی اور...... سستی سے باتھ روم کی اور بڑھ گئی تھی۔ جیسے تیسے برش کر کے

اسنے کپڑے چینج کئے تو یاد آیا آج اسایئنمنٹ کی آخری ڈیٹ تھی۔اور اسکی فائلز آدھی

۔سے زیادہ کمپلیٹ نہ تھی۔اسے خود کے ناکارہ پن پر بہت رونا آرہا تھا

www.novelsclubb.com

بیگ لے کر اسنے سوچا باقی کی چیپٹر وہ کالج جا کر کمپلٹ کرے گی۔آخری پیریڈ تک تو

۔.پوری ہو ہی جائگی

اوف اوف....۔کوئی نا کوئی بہانہ تو بنا ہی لو نگی۔وہ خود کو کوستی گیٹ کی اور چل دی

.ناشتے تک کا انتظار کرتی تو اسکی وین مس ہو جانی تھی اور کالج کا ٹائم نو بجے کا تھا.اسنے

۔ سوچا وہ کینٹین جا کر کچھ پیٹ-پو جا کر لیگی

***

اور اللہ انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔جو بوجہ نادانی یا کوئی برائی کر دے یا پھر اس

۔سے جلد باز آجائں

اور توبہ کرے کی اللہ انہی کی توبہ قبول کرتا ہے بیشک اللہ بڑا حکمت والا ہے۔یہ الفاظ.

www.novelsclubb.com

۔اسکے دل پر ٹھنڈے پانی کی پھوار بن کر گرے تھے

واقعی...اللہ اپنے بندوں کو ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔ساری رات تڑپنے

۔ اور رونے کلسنے کے بعد اسے ادراک ہوا کیا کوئی ایسا ہوگا

۔.... جو اس سے سچی محبت کرتا ہو

۔...جو اس کے ظاہر .

۔ اور باطن کو جانے

۔ ہاں ہے ایسا

۔اسکے ظمیر نے اسے جواب دیا.

؟؟؟کون

۔اسکے لہجے میں تھکن تھی

۔..یا اللہ کچھ تو رحم کر

۔ ہاں

۔اللہ "صرف وہی ہے۔جو اسکی مدد کر سکتا ہے۔اسے سنبھال سکتا ہے"

واقعی وہی تو ہے۔۔صرف وہی جو اسکی ساری غلطی اور ساری برائیوں کو جانتے بھی اس

www.novelsclubb.com

۔ سے محبت کرتا ہے

۔کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئ اور وضو بنانے کے لئے باتھ روم کی اور چل دی تھی

۔کیونکہ اسے اب پتا تھا اسے کیا کرنا تھا

اور بہت کچھ کرنا تھا.اسکی محبت کے لئے جو اسسے محبت کرتا ہے اسکی ہر غلطی کے باوجود

,بیشک "اللہ" نہیں چھوڑتا اپنے ان بندوں کو جو اسسے محبت کرتے ہو اور اس پر یقین

۔رکھتے ہو

۔سوجی۔سوجی آنکھوں کو لیکر وہ باہر نکلی تو اسے لگا

۔...... جیسے وہ چن لی گئی

۔.. ایک خاص مقصد کے لئے

۔اور اسکا دل جو کچھ دیر پہلے تڑپ رہا تھا

۔دھائی دے رہا تھا۔اب شانت تھا

۔ سجدے میں جاتے ہوئے اسکی آنکھوں سے پھر آنسو رواں ہو گئے

۔مگر یہ آنسو اس آنسو سے مختلف تھے"

www.novelsclubb.com

۔جو کچھ دیر پہلے کسی کے چھوڑ جانے پر بہائے گئے تھے

اور اب اللہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا تھا

۔ " اللہ ہی تو ہے"

جو اپنے بندوں کو گرنے نہیں دیتا۔وہ تھام لیتا ہے انہیں جو بھٹک جاتے ہیں۔ سہی

۔راستے سے

۔فاطمہ شیخ جو کسی بھی چیز کو خاطر میں نہیں لاتی تھی

۔.....آج ٹوٹنے کے بعد

۔اسے اپنے بدلنے کا مقصد ملا تھا

ایسے ہی تو نہیں وہ خود کو خاص سمجھتی تھی.اور وہ اب خاص سے عام کر دی گئی تھی۔ہاں

۔ ....اسے پھر سے آگے بڑھنا تھا

وہ صبح ایک الگ صبح تھی کسی کی زندگی کے نئے پنوّں کی شروعات تھی

****

www.novelsclubb.com

اوماموں......آج آپ سویرے-سویرے اتنا بن- ٹھن کر کہاں چلے ؟؟؟؟؟عون نے

۔ سیٹی مارتے ہوئے جہانگیر سے پوچھا

۔ وہ جوٹریک سوٹ پہنے جاگنگ کے لئے نکل رہا تھا

..اسنے حیرت سے عون کو دیکھا

؟؟؟؟ پھر سر جھٹک کر بولا۔ یہ تیاری لگ رہی ہے تم کو,

۔ہاں .آپ کسی ہیرو سے کم تھوڑی ناہیں۔ عون نے جواب دیا

جہانگیر کو غصہ آیا مگر کر بھی کیا سکتا تھا؟؟ سوائے اپنے بال نوچنے کے....۔۔اسکے

لاابالی پن پر وہ چڑ جاتا

۔۔ سامنے عون صاحب جو تھے۔۔

.کسی کو خاطر میں نہ لانے والے

ارے ماموں آپ تو سادہ کپڑے بھی پہن لو تو لگتا ہے جیسے اپنی بارات میں جا رہے ہو..

۔ ۔اور عون نے ایسا کہہ کر مانو اسکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا

جب سے عون کو پتا چلا کہ از وہ نے اسکوریجکٹ کر کے ہارون کو چنا ہے۔وہ چاہتا تھا

جہانگیر اسے بھول کر آگے بڑھ جائے اسلیئے وہ ہر وقت از وہ اور اسکی محبت کا مذاق اڑاتا

ورنہ پہلے تو ہر وقت اُسکی باتیں چلتی تھی

پہلے پہل اس واقعے کے بعد سب سیر یس ہو گئے تھے مگر جہاں عون ہو وہاں یہ لفظ

۔کسی کام کا نہیں تھا

www.novelsclubb.com

۔ تب سے وہ اسکا ہر جگہ مذاق اڑانے پر تلا تھا

۔..... اور وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا.

اسی نے سر چڑھایا تھا اس شرارتی بندر کو.۔ جس میں اسکی جان بستی تھی۔آپی کے شوہر

۔کی ڈیتھ کے بعد عون کا سب کچھ وہی تو تھا

.اسی لئے اسکی ہر بات کو برداشت کر لیا کرتا تھا

۔ اچھا ہٹو, میں تمہاری طرح فارغ نہیں ہو.ں

۔.جا کر کسی اور کا سر کھاؤ...... کہتے ہوئے وہ سائڈ سے نکل گیا

.جانتا تھا, اگر رکا تو عون اسکے بال نوچنے میں کوئی کسر نہی چھوڑتا

بلیو کلر کے ٹریک سوٹ میں بھی وہ مردانا وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا۔اسکی گندمی.

رنگت پر براؤن کلر آنکھیں کسی کو بھی ایک پل کے لئے منظر سے غافل کرنے کے لئے

www.novelsclubb.com

۔کافی تھی۔ مگر اسکا دل صرف ایک لڑکی کے دھڑکتا تھا

۔ از وہ خان

۔جسکے بغیر اسے اپنا جینا مرنا مشکل لگتا تھا.

؟؟؟... مگر نہ جانے اسکی کیا غلطی........,کیا خطا ہوئی

۔جو اسے چھوڑ کر اسنے اپنے راستے جدا کر لئے

اسنے اب کافی حد تک خود کو سنبھال لیا تھا.. مگر جانے کیوں عون کے چھیڑ دینے پر اس بیوفا کی یاد ٹیس بن کر دل میں اٹھی تھی

۔اب وہ پارک میں تیزی سے چکر کاٹ رہا تھا۔ جیسے اسکے پیچھے کتے لگے ہو

یا پھر شائد.......

۔وہ دل کی اٹھتی ہوئی آواز کو سننا نہیں چاہتا تھا

۔اسکے کپڑے پسینے سے بھیگے جارہے تھے۔اور اسکا تنفس بھی بڑھتا جارہا تھا

مگر اسے اب کسی بھی چیز کی پرواہ نہیں تھی.

***

فاطمہ کی طبیعت تھوڑی لاابالی ٹائپ کی تھی۔اور اسکی ہر کتیں کسی حد تک شرارتی بھی تھی....۔

www.novelsclubb.com

اسکا چھوٹا بھائی اسسے چار ہاتھ آگے تھا۔ جسے ویسے تو فاطمہ سے ہر وقت اختلاف ہوتا تھا ۔

مگر جب بھی کوی شیطانی کام انجام دینا ہو تو اسے بھی شامل کر لیتا تھا۔دونوں کی عمر میں پانچ سال کا فرق تھا۔ گر ازلان کی بانس کی طرح بڑھتی ہائٹ کے باعس وہ اسسے بڑا ہی دکھتا تھا۔

جس وجہ سے اس پر روب بھی جمانے کی کوشش کرتا تھا۔

ابھی بھی اسکے کچھ دوست آئے تھے تو پہلے اسنے اسے آرڈر دیا کی چائے بنا دو اور اسکے ساتھ کچھ ناشے کا انتظام. جس پر فاطمہ نے اسے ٹھینگہ دکھاتے ہوئے منع کر دیا تھا۔

اب ازلان کو اسکی غلطی کا احساس ہوا۔ مگر پھر بھی اسنے کوششیں جاری رکھی دوستوں کے سامنے روب جو جمانا تھا۔.

اچھا کیا لوگی ؟؟؟ چائے بنانے کے بدلے ؟؟؟ ازلان نے لالچ دیتے ہوئے پوچھا۔

نہ,نہ میں رشوتوں پر کام نہیں کرتی۔. فاطمہ نے صاف انکار کرتے ہو کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

پلیز بہن پلیز.... مسمسی سی صورت بنا کر وہ اسکے سامنے بیٹھا تھا بس ہاتھ -پاؤں جوڑنے. کی کسر رہ گئی تھی۔.

امی کچن کا سامان خریدنے مارکٹ گئی تھیں۔ورنہ اس بندریا سے ریکوسٹ نہ پڑتی اسنے من ہی من میں سوچا ۔

۔ اور فاطمہ کو اسکی رونی ہوئی شکل دیکھ ہنسی بھی آرہی تھی

اوکے میں بنادونگی چائے... مگر میری ایک شرط ہے؟؟افاطمہ نے جیسے اس پر احسان

۔ کرتے ہوئے کہا

۔ کیا؟؟؟ازلان کو پتا تھا۔اسنے ضرور الٹی سیدھی ہی شرط رکھنی ہے

۔.زیادہ کچھ نہیں بس.........اسنے سسپنس والے انداز اپنائے

۔.....کیاااا؟؟؟؟بولو گی بھی اب

۔یا پھر میں چلا جاؤں.اسنے دھمکی دی

۔تم مجھے گول-گپے کھلانے لے جاؤگے اور پھر آیسکریم بھی...۔اسنے شرط رکھی

جانے کی کیا ضرورت ہے؟ازلان بدکا کیونکہ اسے باہر روڈ پر کھڑے ہوکر کھانا زہر لگتا

۔تھا

www.novelsclubb.com

۔ اسے پتا تھا۔وہ منع ہی کرے گا

ٹھیک ہے۔پھر بنالو خوش چائے اور پیش کردو اپنے جان سے پیارے دوستوں کو.اسنے

۔ منہ بنا کر کہا

۔ٹھیک ہے۔مگر آخری بار..ازلان نے ہار مانتے ہوئے کہا

یہ ہوئی ناشیر وں والی بات اسنے اچھل کر خوشی سے ازلان کے بازو تھپتھپاے تھے۔

۔جس پر وہ چڑ کر رہ گیا۔ناجانے کب لڑکی بنے گی یہ

۔اوکے۔تم پانچ منٹ میں آؤ چائے لینے۔اسنے اٹھتے ہوئے کہا

۔ ٹھیک.....ازلان مسکراتے ہوئے ہال روم کی اور بڑھ گیا

فاطمہ نے سب سے پہلے کچن میں جا کر چائے کا پانی چڑھایا۔اور فریزر میں جھانکنے لگی .ایمر جنسی کباب تھے۔جنہیں بس نکال کر فرائی کرنا تھا۔نمکو اور بسکٹ پلیٹ میں ۔نکال کر اسنے چائے کے برتن سیٹ کئے

****

۔عبید شیخ کی دو اولادیں تھی۔فاطمہ اور ازلان جو انکی آنکھوں کا تارہ تھے

۔عبید صاحب کے چار بھائی تھے .۔وہ سب سے چھوٹے تھے

www.novelsclubb.com

عبید صاحب کے ابا جان کی پرانے وقتوں میں لکھنؤ میں زمینیں تھی۔اور پلاسٹک کے ۔کھلونوں کی فیکٹری,جنکے وہ اور انکے بھائی حصے دار تھے

بڑے بھائی آصف جنہیں سب بھائی جان کہتے تھے۔اسکے بعد واصف اور تیسرے ۔بھائی عبید اور انکے بعد عابد تھے

۔ بڑے وقتوں میں انکے ابا نے کافی زمین و جائداد چھوڑی تھی

جنہیں اب چاروں بھائی سنبھال رہے تھے۔ابا کے انتقال کے بعد بھائی جان ہی ابا کہ

۔ جگہ تھے۔جنکے بغیر انکے حلق سے ایک نوالہ بھی نہ اترتا تھا

چاروں بھائیوں کے پورشن الگ-الگ تھے۔ جنمیں وہ اپنی بیوی اور اولادوں کے

۔.ساتھ رہتے تھے

بڑے آصف اور انکی بیگم تاجور کی تین اولادیں تھی۔عمان اور عفان اور سنا اپی۔اسکے

بعد بڑے چچا واصف احمد تھے۔جنکی بیوی کا نام آسیہ بیگم تھا۔انکی دو بیٹی تھی۔الیزے

اور سلوہ,اور چار بیٹے تھے۔سمد جن کو سب بڑے بڑے بھیا کہتے تھے۔اسکے بعد احمد

۔ اور ہادی اور سبسے چھوٹے فہد تھے

۔ پھر عبید تھے۔انکی بیوی نشاط بیگم۔فاطمہ اور عذلان کے ابوامی

www.novelsclubb.com

اور انسے چھوٹے عابد صاحب کی بس اک ہی بیٹی تھی۔الینہ

جو کہ افاطمہ کی بیسٹ فرینڈ تھی.....۔سارے بیٹوں کی شادی دادا دادی نے اپنی

مرضی سے کی تھی۔اور انکا فیصلہ درست بھی تھا۔انکے سارے بیٹے خوشگوار زندگی

۔ گزار رہے تھے

عبید ہارٹ پیشنٹ تھے۔ جسکی وجہ سے انہیں ہر وقت اپنی زندگی کا دھڑکا لگا رہتا تھا.

۔۔کہ اب بلاوہ آئے کہ تب بلاوہ آئے

۔فاطمہ کی شادی کر دینے کے بعد وہ حج کرنا چاہتے تھے

۔ مگر فاطمہ کا رحجان پڑھائی کا تھا۔ وہ ڈاکٹر بننا چاہتی تھی

۔ یوں تو انمیں مثالی محبت تھی

۔ مگر کبھی کبھی تو-تو میں-میں بھی ہو جاتی تھی

مگر سارے کزن آپس میں مل-جل کر رہتے تھے۔اور مل کر شرارتیں بھی کرتے تھے۔

۔سب کے پورشن الگ-الگ ہونے کے باوجود دل ایک ساتھ تھے

۔ دادی کے انتقال سے پہلے سب ایک ساتھ رہتے تھے

۔ایک ہی کچن میں کھانا بنتا.......اور ایک ہی ٹیبل پر لگتا تھا

۔دادی کے جانے کے بعد سب کو اپنی اپنی فکر لگ گئی

۔ بھائی صاحب نے الگ گھر کا سجھاؤ دیتے ہوئے الگ-الگ پورشن بنوائے

جو کی چار حصوں میں بٹا تھا۔اور سامنے بڑا سالان چاروں طرف سے پام ٹری سے گھرا ۔جسمیں موسمی پھل اور کئی قسم کے پودے بھی تھے

اسکے سائڈ میں پورچ جسمیں سبکی گاڑیاں کھڑی ہوتی تھی۔اور ایک انیکسی کے ساتھ ۔جڑا یہ بنگلہ اپنی شان میں بہت ممتاز تھا

لکھنوی طرز کے بنے اس گھر کے مکین کے دل بھی لکھنوئ تھے۔جن میں نوابوں ۔جیسی شان و طمقنت تھی

****

؟؟؟؟؟.......سنو تم ساری رات روتی رہی ہو نا

۔الینہ نے اسکی متورم آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا

www.novelsclubb.com

۔نہیں۔اسنے نظریں چراتے ہوئے جواب دیا

۔جھوٹ..الینہ نے اسکا چہرہ اپنی طرف موڑا تھا

۔جو اسنے بے ساختگی سے دوسری اور پھیر لیا تھا

۔جب جھوٹ بولنا نہی آتا تو بولتی کیوں ہو؟؟الینہ نے اسے ڈپٹا۔

؟؟؟؟؟.اب سچ-سچ بک دو ہوا کیا

۔کیا پھر سے تم اسکو ساری رات سوچتی رہی ہو ؟الینہ نے کڑوی گولی نگلی

۔.نہیں ایسا نہیں ہے.......وہ انکاری ہوئی.

......؟تو پھر ان نم آنکھوں کی وجہ

فاطمہ کو پتا تھا, بات جانے بنا وہ اسکا پیچھا نہیں چھوڑ یگی۔اور وہ اسسے کچھ چھپا بھی نہیں سکتی تھی۔

۔اسکی تنہائی کی ساتھی اور اسکے ہر دکھ میں یہی تو ساتھ دیتی تھی

؟ ؟؟کیا کروں تم بتاؤ

؟؟؟ ....مر جاؤں

؟؟؟؟؟.........یا ساری دنیا کو آگ لگا دوں

www.novelsclubb.com

۔اسکے ظبط کا باندھ ٹوٹا تھا

۔ اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے

۔.....بنا رکے,,,,,لگاتار

۔ارے!!!!!مریں تمہارے دشمن

۔ اچھا رونا تو بند کرو۔ وہ اسکا سر سہلاتے ہوئے بولی تھی

۔.....کیا کروں میں الینہ مجھے سکون نہیں ملتا ہے

۔..... میرا دل تڑپتا ہے

۔اور میں کچھ کر بھی نہیں سکتی......وہ درد سے کراہی تھی

جب بھی میں سب کچھ بھلا دینا چاہتی ہوں۔ تو پھر کیوں ماضی کی غلطیاں میرے منہ پر

۔ طماچے کی طرح لگتیں ہیں.....وہ سسکتے ہوئے بولی

؟؟؟؟ تم کیوں یاد کرتی ہو ایسی باتیں

.جو تمہاری تکلیف کا باعس بنتی ہے۔ بھول کیوں نہی جاتی۔الینہ نے غصے سے اسے ڈانٹا

؟؟؟؟؟کیسے بھول جاؤں

.....ایک برے سائے کی طرح لپٹی ہیں یہ یادیں

www.novelsclubb.com

۔جو نہ سکون سے رہنے دیتی ہے نہ مرنے دیتی ہے....فاطمہ نے تھک جواب دیا

فاطمہ یہ غلطیاں تم نے خود کی ہے تو تمہارے اندر کم از کم اتنی تو ہمت ہونی چاہیئے کہ تم

۔اُسکا سامنا کر سکو

۔تم اللہ سے معافی کیوں نہی مانگتی فاطمہ ؟؟؟؟؟الینہ نے اس سے پوچھا تھا

؟؟ کیسے مانگوں

؟ کیا وہ مجھے معاف کردیگا

۔میری غلطیاں کو بھلادیگا؟اس نے پوچھا۔اُسکی آواز میں ڈر تھا

ہاں ! کیونکہ ایک وہی تو جو تمہارے ہر زخم پر مرہم رکھ سکتا ہے۔الینہ نے اسے تسلی

۔دی

؟ کس منہ سے جاؤں.

۔جس طرح کی میں مجرم ہوں......مجھے تو اسکے بھی دربار میں معافی نہیں ملے گی

لوگوں نے میری ہر غلطی کو پتھر کی طرح میرے جسم اور روح میں برسائے

www.novelsclubb.com

ہیں۔اسنے کہا تھا.آنکھوں سے آنسو رواں دواں تھے۔یہ وہ فاطمہ نی تھی جو ہر وقت

۔ہنستی کھلکھلاتی تھی۔یہ پیلا چہرے لئے بیٹھی محبت کی جوگن تھی

۔الینہ اسے دیکھ تڑپ اٹھی تھی۔اس نے بیساختہ اسے خود سے لگایا تھا

۔فاطمہ لوگ نہیں معاف کرتے ہیں

۔... مگر اللہ ہے نہ

۔ تم اسکی طرف قدم بڑھا تو دیکھو۔ وہ تمہیں لوگوں سے زیادہ جانتا ہے

تمہارا حال صرف اسے ہی پتا ہے۔ دھیرے دھیرے اُسکا سر تھپکتی وہ اس سے کہے جا

رہی تھی۔

تم اپنی طرف سے کوشش تو کرو۔ الینہ کے الفاظ اسکے دل پر روئی کے پھائے کی طرح

لگے تھے۔ ایک یقین سا اٹھا تھا دل میں ۔

اسنے الینہ کے کندھے پر سر ٹکا کر آنکھیں مود لی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

عون یہ کیا حرکت ہے؟

۔ تم کبھی سدھر گے بھی کی نہیں ؟؟ عالمگیر نے عون کو ڈانٹتے ہوئے کہا

۔ اب میں نے کیا کر دیا ؟؟....عون نے شرارت بھری نظروں سے اسے دیکھا .

شٹ اپ! عالمگیر نے ہاتھ اٹھا کر اُسے چپ کروایا۔ اُسکے چہرے پر غصے کے آثار تھے.

۔اور فوراً سے میرے کپڑے اتار کر رکھو۔عالمگیر نے اسے آرڈر دیا

.جسنے بنا اجازت اسکی وارڈروب سے کپڑے اڑائے تھے

۔کیا مطلب اتار دوں۔؟؟؟؟؟اُسنے شاکڈ بھری آواز میں کہا

۔مطلب ننگا کھڑا ہو جاؤں؟؟۔؟....عون نے درد بھری آواز سے پوچھا تھا

اور دادا جی جو رہداری سے گزر رہے تھے۔عون کی آدھی بات سن کر عالمگیر کو ملامت

۔بھری نظروں سے دیکھنے لگے

۔لاحول ولا قوت......دادا جی تیز آواز میں بڑبڑائے تھے

۔یہ کیا بے ہودہ ہرکت کرنے کو کہہ رہے ہو اس سے؟؟؟انہونے نے عالمگیر کو ڈپٹا

۔اور اسکا دل کر رہا تھا وہ بالکونی سے کود جائے

ارے دادا جی....ایسا کچھ نہیں ہے,جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔عالمگیر نے تھوک نگلتے

www.novelsclubb.com

۔ہوئے جواب دیا

۔جو بھی ہے,جیسا بھی ہے ہم نے سن لیا ہے

عون بچے تم اپنے کمرے میں جاؤ اسکو میں دیکھتا ہوں۔انہوں نے عون کو جانے کی

۔اجازت دی تھی

۔اور عالمگیر اسے خونی نظروں سے گھور رہا تھا مانو وار ننگ دے رہا ہو

۔ملوتم۔اسنے سائڈ سے مکا دکھایا ..

۔ اور عون نے اتنی جلدی جان بچ جانے پر اللہ کا شکر ادا کیا.

۔اور تیزی سے دوڑ لگا تھی

۔پتا تھا... تھوڑی دیر اور رکا تو چھوٹے ماموں نے اسکی جان لے لینی تھی

۔ آج اسکے دوست کی برتھ ڈے تھی۔ جسمیں وہ اسپیشل انوائٹڈ تھا.

۔اسی چکر میں اسنے عالمگیر کے وارڈروب پر دھاوا کیا تھا

۔مگر ماموں کو پتا کیسے چلا.اسے یہ بات ابھی سمجھ نہ آئی تھی

۔ خیر جو بھی ہو مجھے کیا.......اسنے سر جھٹک کر گیٹ کی اور قدم بڑھائے

****

www.novelsclubb.com

۔ صبح سے وہ سلویٰ اور الینہ کے ساتھ مل کر لان سجانے کی کوشش کر رہی تھیں

۔ آج ازلان کی برتھ ڈے تھی۔تو اسنے پارٹی رکھی تھی

۔جسمیں بس فیملی ممبر اور اسکے دوست انوائٹ تھے

۔ارے یہ یہاں تو لگاؤ...اسنے الینہ کو غلط جگہ بیلون لگاتے ہوئے ٹوکا

۔ اس کا موڈ آج خوشگوار تھا

۔کیونکہ ازلان سے کتنا ہی جھگڑا ہوا سمیں اسکی جان بستی تھی

۔ فاطمہ نے آج اسکی برتھ ڈے کے پورے دل و جان سے کوشش کی تھی

ابھی بھی وہ غباروں کو پھلانے میں بزی تھی۔اور سلوٰہ وغیرہ نے دوسرے سائڈ میں لکڑی کے باکسس رکھ کر اسے ٹیبل بنا کر اسکے اوپر سفید میز پوش لگایا تھا۔ جسسے وہ کچھ زیادہ بھلا لگ رہا تھا۔اور ساتھ میں نشت کے لئے کاؤچ کشن رکھے تھے۔ان لوگوں ۔نے مل کر لان میں کاٹج کو روائب ٹائپ کا ڈیکوریشن کرنے کی کوشش کی تھی

اوپر وائٹ کلر کی فیری ٹیل لائٹ تاروں کی مدد سے سیٹ کی گئی تھی۔ایسا لگ رہا مانو ۔تاروں بھرا تھال رکھا تھا انکے سروں پر

۔ بیچ میں چھوٹی سی ٹیبل پر فلاور اور کچھ پمپاس گراس سے سجایا گیا تھا

www.novelsclubb.com

اور اس پر سفید گلابوں نے الگ ہی چھب بنالی تھی۔کیک کا اسنے آرڈر دیا تھا۔جو کہ ۔ایک گھنٹے بعد آنے والا تھا

الینہ تم نے ہوٹل والوں کو فون کیا تھا؟؟؟؟ کب آئے گا کھانا؟؟ اسنے ربن سیٹ کرتے ۔ہوئے پوچھا

۔ہاں بس آہی رہا ہے۔ تم تیار کب ہو گی ؟؟؟ جواب دیتے اسنے فاطمہ سے سوال کیا تھا.

ہاں بس یہ ہو جائے.... اسکے بعد جا رہی ہوں۔ تم چلو۔ اسنے الینہ سے مصروف لہجے میں

۔ کہا

اور ساری سیٹنگ پر ایک بار پھر گہری نظر دوڑائی تھی کی کہیں کوئی کسر نہ رہ جائے۔اور

۔اطمینان کا سانس لیتی آگے بڑھ گئی تھی

۔کچھ دیر بعد کھانا اور ریفریشمنٹ کا سامان آجانا تھا

اسنے گھر پر صرف افغانی بریانی اور چکن کڑھائی بنائی تھی۔ باقی اسنے ہوٹل میں آرڈر کر

۔ دیا تھا

کیونکہ اسے پتا تھا بنانے سے زیادہ وہ کچن پھیلا دیگی۔اور برتن دھلنے سے اسکی جان جاتی

۔ تھی۔اسی وجہ نے اسنے یہ ارادہ ترک کر دیا تھا

www.novelsclubb.com

۔ابھی اسے ٹیبل پر کھانے کی چیزیں سیٹ کرنی تھی

۔اسی لئے وہ کچن کی طرف بڑھ گئی تھی

۔ابھی سلوٰہ نے آکر اسے بتایا کہ خالہ لوگ آئی ہیں۔پہلے انسے مل لے پھر یہ کرنا

ارے نہیں.....ابھی میں نے تیار ہونا ہے۔ابھی باہر جا کر مل لونگی.اسنے سختی سے منع

۔کیا۔اُسکا انداز بِ نیازی والا تھا

۔سلوٰہ شاک رہ گی کیونکہ اس نے پہلی بار منع کیا تھا

ورنہ خالا کی آنے پر سب سے زیادہ وہی پرجوش ہوتی تھی۔کیونکہ انکی فیملی سے اسکی

۔کافی بنتی تھی

۔اوکے ! سلوٰہ نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے باہر قدم بڑھائے تھے

۔اور وہ اپنے آنسو چھپانے کو فرج کے اندر جھانکنے لگی تھی

****

۔غازان آفندی لکھنؤ کے جانے-مانے رئیس میں سے ایک تھے

انکی کئی ملیں اور فیکٹریاں چلتی تھی۔.انکا کاٹن کا بزنس جس میں کاٹن کی فصل اگنے تک

www.novelsclubb.com

۔اور اس سے کپڑوں کا تھان بنانے کا ہر کام ہوتا تھا

اپنے والد کے اکلوتے سپوت تھے۔جو کہ نوابوں کے خاص دوست ہوا کرتے

۔ تھے۔مگر اب نہ نواب رہے

۔.....نہ وہ نوابوں والا زمانہ

غازان آفندی کا ایک ہی بیٹا تھا. ریحان آفندی۔ غازان آفندی خوش۔ باش اپنے فیملی

۔ کے رہتے تھے

۔ کہتے ہیں... خوشیوں کو بہت جلدی نظر لگ جاتی ہے

انکے ساتھ بھی ایسا ہوا تھا. ریحان آفندی اکا آفس سے آتے وقت زبردست کار

۔ ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ اور ہاسپٹل پہنچنے سے پہلے ہی میں انکی بر وقت موت ہو گئی تھی

۔ اور جب گھر میں یہ خبر پہنچی تو ماہ رخ بیگم یہ صدمہ نہ برداشت کر سکی

اور انکی بھی ہارٹ اٹیک کی وجہ سے موت ہو گئی۔ ایک ہی گھر میں ایک ہی دن میں دو۔

۔ دو میت اٹھنا کوئی معمولی بات نہ تھی

اور انہیں نے اپنی تینوں بچوں کی ذمہ داری ان بوڑھے دادا دادی کے اوپر چھوڑ گئی۔ جو

۔ کہ اس وقت خود صدمے سے بیحال تھے۔ اوپر سے تین چھوٹے بچوں کا ساتھ

www.novelsclubb.com

۔ زندگی اتنی بھی آسان نہ تھی۔ مگر انہیں گزارنی تھی

اس وقت نشوہ 19 سال کی تھی۔ اور جہانگیر 10 سال کا اور اس سے چھوٹا عالمگیر محض

۔5 سال کا تھا

۔ دادا دادی کے ساتھ ہمت باندھتے ہوئے نشوہ نے انہیں ماں بن کر پالا تھا

آدھی راتوں کو اٹھ ان کے آنسو پوچھتے ہوئ وہ خود بھی رو پڑتی تھی۔ماں- باپ کی

۔ موت کا اثر سب سے زیادہ جہانگیر نے لیا تھا

۔اسی لئے اسے سنبھالنا زیادہ مشکل تھا۔ مگر کبھی زبان پر شکوہ نہیں لائی

ابھی نشوہ نے فرسٹ ایئر کا ایگزام دیا تھا... کہ دادا کے ایک دوست نے اپنے پوتے کا

۔ رشتہ دے دیا تھا

۔مشکل تھا....۔ایسے میں ابھی نشوہ کو رخصت کرنا, مگر بیٹی تھی

آخر میں اسے اپنے گھر کہ ہی ہونا تھا۔اسلیے انہوں نے اسکا نکاح عبداللہ کے ساتھ

۔ساتھ کردیا تھا

۔مگر شائد انکے حصے میں خوشیوں کی مدت کم لکھی تھی

عبداللہ کے انتقال کے بعد وہ واپس اسی گھر میں آگئ تھیں۔ جہاں نے انہوں نے

www.novelsclubb.com

رخصتی لی تھی۔۔ دادا جان اس صدمے کے بعد بالکل چپ ہو گئے تھے۔اور رہ گئ دادی

۔ جنکا سارا وقت عبادت میں گزرتا تھا

۔دادا جان نے انکی دوسری شادی کروانے کی بہت کوشش کی۔ مگر وہ نہ مانی تھی

انہوں نے داداجان کو یہ بھی دھمکی دے دی کہ ...اگرانہوں نے زبردستی کی تووہ اپنی

۔جان لے لینگی۔یاپھر یہ گھر چھوڑ کہیں اور شفٹ ہو جاینگی

دادا جی نے پھر اسکے بعد قسم کھالی تھی۔اس بات کاذکر نہ کرنے کی

اور نشوہ نے بھی اپنی ساری زندگی اپنی اولادوں کے لئے وقف کردی۔عون انکا سب

۔سے بڑا بیٹا تھا

۔ پھر انشراح اور تیمور۔ تیمور ایک سال تھا جب وہ بیوہ ہوئی تھیں

۔... انکے گھر میں اگر رونق تھا تو بس عون

اور ننھا تیمور۔ کبھی- کبھی عالمگیر بھی انکے ساتھ بچہ بن جاتا تھا۔انشراح ہر وقت اپنی

اسٹڈیز میں بزی رہتی تھی یاپھر گارڈننگ کرتے ہوئے۔عون تو باقاعدہ اسکا ریکارڈ لگایا

کرتا کہ اس میں بڑے ماموں کی روح گھس گئی ہے۔جسکا وہ کوئی خاص برا نہیں مناتی

۔ تھی

۔ بڑے ماموں تو اسکے آئیڈیل تھے

۔ اور رہا جہانگیر جسکی اپنی ایک الگ دنیا تھی۔ویسے تو وہ گھر والوں سے محبت کرتا تھا

www.novelsclubb.com

مگر اسکی غصیلی طبیعت کہ وجہ سے گھر والے اس سے خائف رہتے تھے۔اور کچھ ڈرتے

بھی تھے...... جس میں خود اسکا قصور تھا کہ شائد اسے محبت نہیں کرنی آئی تھی ۔..

۔بس سمیٹنی آئی تھی

***

عون کو لگا پارٹی ہوٹل میں ہو گی۔ مگر جب ازلان نے اسے اپنے گھر کا ایڈریس دیا تو اسے

کچھ آکورڈ لگا۔اور کھسیاہٹ بھی ہو رہی تھی۔ کیونکہ وہ بس خالی ہاتھ جھلاتا چلا آیا تھا۔

۔اوراب شرمندگی سے اسکے گیٹ کے باہر کھڑا تھا

؟ ؟؟؟؟ازلان نے اسے تیسری بار کال کرکے پوچھا تھا کہ وہ کہاں ہے

اوراسے پتا تھا کہ اگر اس نے بتادیا..... کہ وہ اسکے گیٹ کے باہر خالی ہاتھ کھڑا ہے تو وہ

www.novelsclubb.com

۔اسکی گردن دبانے سے گریز نہیں کرے گا

اسنے تھوک نگلتے ہوئے بولا.ارے یار میں...... تمہارے گ.... گیٹ کے پاس کھڑا

۔ہوں

۔ کیاااا؟؟ازلان نے بھاری چیخ نما آواز نکالی تھی

۔اوہ میرا کان......وہ فون اپنے کان سے دور کرتے ہوئے چلایا تھا

۔اچھا رکو تم میں آرہا ہوں. ازلان نے اسے وارننگ دینے والے انداز میں کہا

۔... ..کہ کہیں وہ گیٹ سے ہی نہ واپس چلا جائے

فاطمہ سنو اس رنگ کا دوپٹہ ہے تمہارے پاس؟؟ سلوٰہ نے عجلت بھرے انداز میں اس

۔کے روم میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا

اسکے ہاتھوں میں سی گرین کلر کا کرتا تھا۔ جسکا دوپٹہ اسنے جلدی جلدی میں جلا دیا۔اور

۔.اب بیچارگی بھری آنکھوں سے فاطمہ کی اور دیکھ رہی تھی

۔ہاں دیکھو میرے وارڈروب میں......فاطمہ نے جھمکے پہنتے ہوئے جواب دیا تھا

ارے یار تم لوگ بھی نہ......بس باتیں کرتے رہنا-الینہ نے اسکے کمرے میں آتے

۔ ہوئے جواب دیا

www.novelsclubb.com

۔ ادھر باہر جا کر دیکھو الیزے اور سنا اپی کو

کیوں انکو کون سا سرخاب کے پر نکل آئے ہیں؟؟ سلوٰہ نے بالآخر مطلوبہ دوپٹہ ڈھونڈ

۔نکالا تھا

۔ویسے تو انکی آپس میں نہیں بنتی مگر ایسے موقعوں پر سر جوڑ لیتی ہیں

۔ چل کر خود کی آنکھوں سے دیکھ لو۔الینہ نے کہا تھا

اچھا فاطمہ صاحبہ اگر آپکا میک اپ پورا ہو گیا ہو تو چلیں......ورنہ ازلان ہمارے بغیر کیک کاٹنے میں دیر نہیں کرے گا۔الینہ نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا تھا۔ سبھی باہر لان میں انجوائے کر رہے تھے۔ مگر ایک اسکی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔اسے لگا

۔ کاشان نہیں آئے گا

مگر وہ اسکی نظروں کے سامنے تھا...۔دور کھڑا پارٹی انجوئے کر رہا تھا۔ہنستے ہوئے اور

۔ہنساتے ہوئے

****

۔.. کاشان احمد میں اگر کچھ خاص تھا تو اسکی آنکھیں

www.novelsclubb.com

۔.. جس کے سحر میں وہ بچپن سے تھی

.......اور اب بھی نظریں ملنے پر

۔ وہ ڈوب جاتی تھی۔اسکی محبت میں پور-پور تک

۔ ساحر تھا یا کوئی جادو گر جو اسے اپنے بس میں کر لیتا تھا

۔ وہ بھاگنا چاہتی تھی.....پیچھا چھڑانا چاہتی تھی۔ مگر یہ اسکے بس میں نہیں تھا

۔ بس میں تو دل بھی نہیں تھا

خوش گفتار تھا۔ جسے باتوں کا جال بننا آتا تھا۔ محض اسکی آنکھیں ایسا جادو کرتی کہ لڑکیاں ایک نظر کے بعد اسپے واری ہو جاتیں۔ خالص گندمی رنگت پر پرفیکٹ کٹنگ کی شیو اور اونچی لمبی ہائٹ جو کہ اسے منفرد کرتی تھی۔ اسے خود سناشی تھی۔ اسے پتہ تھا وہ ۔ ساحر ہے

کاشان احمد.... جسے خود پر گھمنڈ تھا۔ جو وہ چاہتا حاصل کر لیتا۔ مگر اسنے فاطمہ کو اس قابل نہیں سمجھا وہ تو. اسے ایک اچھی دوست مانتا تھا بس...۔اور وہ اسے اپنے دل کے ۔ مسند پر بیٹھا چکی تھی

۔ مگر فاطمہ نے کبھی آگے بڑھ اسکی محبت پانے کی کوشش نہیں کی

www.novelsclubb.com

۔ اتنی بھی تڑپ نہیں تھی کہ...اپنا آپ وار کر دیتی

۔ خود کو جھکا لیتی

۔ فاطمہ تو خود غلام تھی۔ اپنی انا کی...اپنی ضد کی...اور سبسے بڑھ کر اسے جھکنا نہیں آیا

؟؟؟ کیا محبت ایسے ملتی ہے

یوں راستوں میں ,,, کہیں چلتے یا پہنچتے

۔......نہیں

۔اسے تو پانا پڑتا ہے۔ جھکنا پڑتا ہے اس محبوب کے آگے جو آپ پر نظرِ کرم نہ کرتا ہو

۔رجوع کرنا پڑتا ہے

۔ اور فاطمہ تو معمولی نہ تھی۔ کہ اسکی محبت کی بھیک مانگتی

۔ اسنے یہ معاملہ وقت کے دھارے پر چھوڑا تھا

دل اس کی ضد کرتا تھا مگر وہ یہ بات زبان پر لانے میں ڈرتی تھی۔ کیونکہ وہ دوستی میں

۔ہی خوش تھی

****

امی مجھے بریانی کھانی ہے۔ عون نے فرمائش کی تو عالمگیر نے بھی تائید کی تھی۔ آپ

www.novelsclubb.com

۔پرہیزی کھانے بس نانو نانی کے لئے بنائیں

۔اب بریانی تو تم لوگ جہانگیر کی شادی کی کھانا۔ نشوہ نے ٹیبل پر بم پھوڑا تھا

عون اور عالمگیر کے ہاتھ سے چمچہ چھوٹا تھا۔ اور انہوں نے کنکھیوں سے جہان کی اور

۔دیکھا تھا۔ کیونکہ یہ وہ حساس ٹاپک تھا جس پر وہ ہتھے سے اُکھڑ جاتا تھا

اس کی حلق میں لقمہ پھنس گیا تھا شائد.....۔پانی کی طرف ہاتھ بڑھاتے اسنے جلدی

۔ ۔جلدی دو گھونٹ لئے تھے

۔ واٹ؟؟؟؟؟میری شادی؟؟ یہ کہاں سے آگئی؟؟جہانگیر نے شاکڈ لہجے میں پوچھا

۔اب یہ بات تو تم داداجی سے پوچھو۔ نشوہ جان بچا گئی

داداجی جو شائد اس بات سے آگاہ تھے کہ ایسا ہی کچھ ری ایکٹ آئے گا۔اسی لئے شانت

نظروں نے اسے دیکھ رہے تھے۔اور ان تینوں کو لگ رہا تھا کہ .... ٹیبل پر سے سامان

اب گرا کہ تب گرا.... مگر وہ جہانگیر تھا۔اسکے دماغ میں کب کیا چلتا ہے یہ کوئی نہیں

۔ جان سکتا

۔ داداجی میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔اسنے صاف۔صاف بولا

؟؟؟ مگر کوئی وجہ

www.novelsclubb.com

۔ بس کوئی وجہ نہیں۔اسنے نظریں چرائی

۔مجھے نہیں کرنی ہے کوئی شادی۔وہ غصے میں کرسی پیچھے دھکیلتا اٹھ کھڑا ہوا

دیکھو برخوردار یا تو تم وجہ بتاؤ یا پھر شادی کرنے کے لئے خود کو تیار کرلو۔ دادا جی نے ٹیبل سے اٹھتے ہوئے کہا۔ جسکا مطلب ان سے اب سوال نہ پوچھا جائے۔ اور جہانگیر نے خون بھری نظروں سے دونوں کی اور دیکھا تھا ۔

جنکی بریانی کی فرمائش اسکے گلے میں ہڈی کی طرح پھنس گئی تھی ۔

بریانی کھاؤ گے ؟؟ اسنے عون کو گھورا۔ کھلاتا ہوں تمہیں میں۔ کہتے ہوئے اسنے چیئر کو پیچھے دکھا دیا اور تیزی سے اٹھ کر چلا گیا ۔

عون اور عالمگیر نے اس کے جانے بعد اب کھل کر گہری سانس لی تھی۔ اور انشراح ان لوگوں کی درگت ماموں کے ہاتھوں بننے کا سوچ کر مگن ہو رہی تھی اور دانت باہر نکال رہی تھی۔ عون اور عالم بس ایک دوسرے کو دیکھ رہ گئے تھے ۔

****

www.novelsclubb.com

کڑاکے کی سردی تھی۔ اور کئی دنوں سے ہو رہی بارش نے موسم کو اور سرد بنا دیا تھا۔ سورج نے کئی دنوں تک چھٹی لے لی تھی ۔

اس وقت فاطمہ نائنتھ کلاس میں تھی۔ مگر ٹھنڈی کی وجہ سے اسکول بند تھے۔ تو اسکا دن ہی نہ گزرتا تھا۔نہ دوستوں کی طرف آ-جا سکتے تھے۔نہ ہی باہر کھیلنے جا سکتے تھے

۔

اس رات بھی سب بیٹھے تو اچانک ہنسنے اور زور-زور بات-چیت کی آواز آئی تو اسنے

- جاکر دیکھا۔ماحور خالا لوگ آئی تھیں

وہ بلرام پور میں رہتی تھیں۔بلرام پور لکھنؤ کے پاس ہی ایک چھوٹا سا شہر تھا۔ٹھنڈی

۔ اور گرمیوں کی چھٹی میں وہ لکھنؤ میں آجاتی تھیں

ارے....اچانک سے سب کا موڈ خوشگوار ہو گیا تھا۔کاشان سے اسکی دوستی تھی ہی..

فرمان اور فاضیہ سے اسکے ہم عمر ہونے کی وجہ کی کافی فرینک نیس تھی۔وہ ٹھنڈیوں کی

۔ ایک گیلی رات تھی جو دھیرے-دھیرے اوس گراتی بیت رہی تھی

www.novelsclubb.com

سارے کزن آگ کے الاؤ کے پاس گھیرا ڈال کر بیٹھے تھے۔فرمان نے الینہ کے کان

۔ میں کچھ کیا تھا۔جس پر الینہ انکار کر رہی تھی

۔کیا ہوا؟؟؟فاطمہ نے تجسس سے پوچھا تھا

۔ کچھ نہیں...فرمان نے الینہ کا منہ دبا کر کہا جو اسے بتانے کو تھی

چلو مت بتاؤ۔بعد میں مجھے پتہ چل ہی جائے گا۔اسنے الینہ کو ذو معنی نظروں سے دیکھ

۔ کر کہا تھا۔اور ہنس دی تھی

۔ اچھا مرو مت۔بتا رہا ہوں....فرمان نے گہری سانس لے کر کہا

جو تمہاری دوست آئی ہے۔دہلی سے اسسے میری دوستی کرواؤ گی؟؟؟فرمان نے

۔ ڈائرکٹ کہا تھا

۔ کیوں؟؟؟؟اسے سمجھ نہیں آیا تھا

۔ کیوں کیا؟؟کرواؤ گی یا نہیں؟؟؟اسنے تھوڑا روب سے کہا

۔الینہ سے کہو میں نہیں بولنے والی اسنے صاف انکار کیا تھا

۔اور تمہیں کیسے پتہ وہ ہم لوگوں کی دوست ہے؟,اسے شک بھری نظر سے دیکھا

اب تم لوگوں کی دوست ہے تو تمہی لوگ اسسے بات کورگی ورنہ مجھ سے بات مت کرنا

www.novelsclubb.com

۔ ۔فرمان نے دھمکی دی۔جو کہ اثر بھی کر گئی تھی

۔ دوستی کے لئے وہ جان بھی دے سکتی تھی۔ایسا دونوں ہر وقت ڈائیلاگ بولتی تھی

۔کچی عمر کی نادانی تب محبت کا لفظ دل میں گُدگُدی کر دیتا تھا

۔ پھر یہ تو اپنا سب سے چہیتا کزن تھا

ٹھیک ہے آج رات جائینگے اس کے گھر۔دونوں نے ہامی بھرتے ہوئے کہا۔تو فرمان

۔ خوش ہو گیا تھا

۔ فاطمہ,اور الینہ کی الیشبہ نام کی ایک نئ دوست بنی تھی

جو کہ پڑوس میں آئ تھی۔پہلے وہ دہلی اپنی آپی کے پاس رہ کر پڑھائی کرتی تھی۔مگر ااسکی امی بیمار رہتی تھی تو وہ واپس آگئی تھی۔اور وہ فاطمہ سے ایک کلاس پیچھے تھی۔مگر وین میں ایک ساتھ جانے سے اور پڑوسی ہونے کی وجہ دونوں میں اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔جسکی وہ وہ بھی اب ان لوگوں کے ساتھ پائی جاتی تھی۔فرمان کو شائد وہ اچھی لگی تھی۔اسی وجہ سے وہ ان لوگوں سے اسرار کر رہا تھا کہ اسکی بھی دوستی کروائی جائے

-۔جس پر وہ دونوں نیم رضامند بھی ہو گئی تھی

۔ اوکے رات کو ہم لوگ اسکے گھر جائنگے تو دیکھنگے۔فاطمہ نے اب کہ حتمی جواب دیا

www.novelsclubb.com

****

۔ آج فاطمہ کے رشتے کے لئے کچھ لوگ آنے والے تھے

اسی سلسلے میں ابو نے اس سے بات کرنے کا سوچا تھا۔کیونکہ عبید صاحب کا یہ ماننا تھا

۔جب فاطمہ اپنی مرضی اور دل سے ہاں کرے گی تبھی اس کی شادی ہو گی

۔ اور فاطمہ نے اس بار سارا معاملہ اللہ پر چھوڑا تھا

اور اسنے ابو کو ہاں کر دی تھی۔اسے اب کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اسکی شادی کس سے ہو گی۔کیونکہ جس سے محبت ہو وہ نہ ملے تو جو بھی قسمت میں لکھا ہے اسے قبول کرنا ہی تھا۔کب تک انکار کرتی ....۔

کس آس سے کرتی ....۔

۔ وہ بھی اس کے لئے جو اس سے محبت ہی نہ کرتا ہو

نہیں اسے اب خود کو تکلیف نہیں دینی ہے۔اسنے ایک عزم سے سوچا۔اللہ سے اپنے حق کی دعا کی تھی ۔

فاطمہ جلدی سے تیار ہو جاؤ۔مہمان آنے والے ہی ہو نگے۔امی نے اسکے کمرے کے دروازے سے جھانک کر کہا ۔

www.novelsclubb.com

۔ وہ شائز سیٹنگ میں مصروف لگ رہی تھی

اور ہاں کچھ ڈھنگ کا پہننا۔یہ نہ ہو کہ اپنے ہی طرز کا کچھ انوکھا پہن لینا۔انہوں نے ساتھ میں وارننگ بھی دی تھی ۔

۔ جی۔اسنے گہری سانس لیکر کہااور ڈسٹر رکھ کر وارڈروب میں جھانکنے لگی تھی

ہلکے لیمن کلر کا پلین ساٹن سوٹ جسکے کناروں پر گوٹہ پٹی لگی تھی۔اور بھاری کڑھائی

۔سے بھرا گرین دوپٹہ اس نے آج شام کو پہننے کے لئے سیلکٹ کیا تھا

اسکے ساتھ اس نے وائٹ چین کی گھڑی اور ایک گرین چوڑی دوسرے ہاتھ کی کلائی

میں ڈالی تھی۔بلیک فلپ-فلاپ چپل پہننے کے بعد اسنے آئینے میں خود کو دیکھا تو طنزیہ

۔ مسکراہٹ اس کے لبوں پر آن ٹھہری

۔....کسے لئے یہ ہار-سنگھار

؟؟ یہ زرتار دوپٹہ ...۔اور یہ چوڑیاں

۔اسنے آئینے میں دیکھتے ہوئے خود سے سوال کیا تھا

۔ مگر اسے یہ سب کرنا تھا

۔میں تو اسے جانتی بھی نہیں وہ کون ہے کیسا ہے

www.novelsclubb.com

۔کیا کرے،اسے یہ سب کرنا تھا یا خود کو روکنا تھا نہیں پتہ

۔ اپنی خوشی کے لئے

۔ اپنے ماں-باپ کے بارے میں سوچنا تھا

۔ جن کا اسنے پہلے کبھی احساس نہیں کیا

۔ مگر اسے ایک نئی فاطمہ کو پیش کرنا تھا

۔ وہ جو سبکی فیورٹ ہو سکتی ہے

جو سب کا خیال بھی رکھ سکتی ہے۔اور سب سے بڑھ کر اسے دوسروں کے جذبات کو

۔ سمجھنا آتا ہو

۔ ہاں اس ایسا بننا تھا

****

۔ آج جہانگیر کا موڈ کچھ زیادہ ہی خراب تھا

جس انداز میں اسنے کار کا گیٹ لاک کیا تھا۔عون اسی وقت سمجھ گیا کہ ضرور آج کچھ

۔گڑبڑ ہے۔اسی لئے اس نے ابھی ماموں کے پیچھے جانا مناسب نہیں سمجھا تھا

جہانگیر کی آج ایک کلائنٹ کے ساتھ فائیو سٹار ہوٹل میں میٹنگ تھی۔تو وہ اسے ہی

۔ شرکت کرنے گیا تھا۔مگر وہاں اسنے از وہ کو ہارون سکندر کے ساتھ دیکھ لیا تھا

۔ جو کہ اسکا کامپٹیڈر تھا

www.novelsclubb.com

تو ازوہ نے اس سے شادی کر لی ؟؟؟؟اسکے ساتھ ازوہ کو دیکھ اسنے اپنی مٹّھیاں بھینچ لی تھی۔ من تو کر رہا تو دونوں کا منہ توڑ دے مگر وہ بڑی مشکل سے خود کو کنٹرول کئے بیٹھا تھا ۔

۔ اسکے سامنے اسکی محبت کسی اور کی باہوں میں تھی یہ اسسے کیسے برداشت ہوتا

۔ میٹنگ ختم ہونے کے بعد وہ لنچ کرنے بھی نہ رکا تھا

کیوں ؟؟؟؟؟اپنے کمرے میں جا کر اسنے دھڑ سے دروازہ بند کیا تھا اور ہسٹرائی انداز میں چلایا تھا۔اور تابڑ-توڑ مکے مکے دیوار پر مارے تھے ۔

۔گہری گہری سانس لیتا وہ خود کو کنٹرول کرتا ادھر اُدھر چکر کاٹ رہا تھا

۔بلآخر اُسنے فون اٹھا کر علی کو فون لگایا

۔۔۔۔ زہے نصیب میری یاد کیسے آگئ

www.novelsclubb.com

۔تمھیں پتہ تھا اس نے شادی کر لی ہے۔وہ تیز آواز میں چلا کر بولا

۔کس نے ؟ علی نے کان سے فون کو دور کیا اور بولا

تمھیں اچھی طرح سے پتہ ہے میں کسکی بات کر رہا ہوں۔وہ اپنی شرٹ کی بٹن کھولتا

۔اب کھل کر سانس لیکر بولا

۔ہاں۔ علی نے جواب دیا

اور تم نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔ وہ دانت بھینچ کر بولا۔ اگر تمہیں بتا بھی دیتا تو تم کیا کر لیتے۔ دو سال ہو گئے ہیں جہانگیر۔ تم بدل کیوں نہیں جاتے ایک ہی چیز کو پکڑ کے ساری زندگی نہیں برباد کر سکتے۔ ضروری ہے کیا وہ ایک شخص نا ملا تو تم ادھورے ۔ہو نہیں نا۔ بھول جاؤ۔۔۔۔ علی نے الٹا غصے میں اسے لیکچر دے ڈالا

نہیں کر سکتا میں مجھے اس سے محبت ہے آج بھی اُسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر اِدھر ۔تکلیف ہو رہی ہے۔ وہ اپنے سینے پر ہاتھ پھیر کر بولا

۔ جہانگیر وہ آخری شخص نہیں، تمہیں آگے کوئی بہت اچھا ملے گا جو تم سے پیار کریگا

نہیں نہیں۔۔۔۔۔ وہ واپس پلٹتے ہوئے بیڈ پر بے دم سا بیٹھا اور گردن کو دائیں بائیں ۔ہلایا تھا

www.novelsclubb.com

۔نہیں میں نہیں کر سکتا یہ۔۔۔۔ وہ مرد ہو کر آنسو بہا رہا تھا

تم اس سے پیار کیوں کر رہے ہو جو تم سے پیار ہی نہیں کرتا جہانگیر۔ علی نے اس سے ۔سوال کیا۔ اُسکا دل کر رہا تھا مار مار کر اسکے دماغ سے یہ خناس نکال دے

یہ پیار نہیں ہے جہانگیر۔۔اس نے چبا چبا کر بولا۔اس کے الفاظ سن کر جہانگیر کی گردن کی گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی۔اُسنے تھوک نگلا۔یہ وہ سچ تھا جس سے وہ بھاگنا چاہ رہا تھا۔

پھر کیا ہے یہ علی۔۔۔کیا ہے یہ۔۔۔۔وہ مٹھی بھینچے بیڈ پر مکے مارتے ہوئے بولا۔

اٹیچمنٹ۔عادت۔۔۔۔یا کچھ بھی مگر محبت نہیں۔۔۔۔اس نے اسے سچ کا آئینہ تھمایا۔

تم لوگوں کا بچپن کا ساتھ تھا میں مانتا ہوں تمہیں تکلیف ہو گی مگر یہی سچ ہے۔کبھی کبھی ہم انسان کے ساتھ ساری زندگی گزار لیں مگر اسے محبت نہیں ہوتی اور کبھی ایک پل میں ہی محبت ہو جاتی ہے جسکا ہمیں ادراک نہیں ہوتا۔

وہ بس یہ چاہتی تھی اُسکی دنیا تمہارے ارد گرد گھومے کیا مجھے یا سب کو نظر نہیں آتا کس طرح تم اُسکے ہاتھوں کٹھپتلی بن کر ناچتے تھے۔اسلئے اب بس کرو۔علی نے تھک کر کہا۔اس سے زیادہ وہ تھک گیا تھا اسے یوں درد میں ڈوبا دیکھ کر۔۔۔۔تم اس سے کیوں جڑنا چاہتے ہو؟ کیوں اس کے لئے پاگل ہو؟ کیا دنیا میں کمی ہے اور انسانوں کی؟

جہانگیر چپ چاپ اُسکی باتیں سن رہا تھا اس کے پاس الفاظ نہیں تھے۔

۔۔اب یہ ختم کرو،اسے بھول جاؤ جہانگیر۔۔۔۔۔اپنے لیے جیو

میری شادی ہورہی ہے۔جہانگیر نے ایک وقفے بعد گہری سانس لیکر خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔

۔ماشاءاللہ یہ تو خوشی کی بات ہے۔علی ایک ہی پل کے خوش ہو گیا

۔مجھے نہیں کرنی ہے۔اُسنے سختی سے منع کیا

تم پاگل ہو چکے ہو سچ میں۔یہاں میری اماں میری شادی ہی نہیں کروا رہی کی پہلے میں اچھے سے سیٹل ہو جاؤں اور تم ہاتھ آیا موقع گنوا رہے ہو۔

۔کیونکہ مجھے نہیں پتہ میں یہ کیسے کرونگا۔میری خود کی شخصیت ادھوری ہے

۔تم اس بات کی فکر مت کرو بس چپ چاپ ہاں بول دو باقی سب اللہ کے حوالے ہے

کیا پتہ اس شخص کے آنے کے بعد تم خود کو مکمل کر پاؤ۔بلکہ تم دونوں ایک دوسرے کو مکمل کر پاؤ۔اسلئے اب یہ اپنا میلوڈراما ختم کرو۔

www.novelsclubb.com

۔جلدی سے شادی کا بینڈ بجواؤ تاکہ مجھے شادی کا کھانا ملے۔اس نے ہنستے ہوئے کہا

کیا پتہ تمہاری کوئی سالی ہو جو مجھے ہاں بول دے۔اسے اپنی فکر ہوئی۔جہانگیر نے بنا کچھ کہے فون کاٹ دیا۔

عون اسکے کمرے کے باہر ہی چکر کاٹ رہا تھا۔انشراح بھی آواز سن کر دوڑ کر آئی تھی

۔

۔ اوراب دونوں ہی سن۔گن لینے کہ کوشش کر رہے تھے

کہ اچانک دروازہ کھل گیا تھا۔سرخ آنکھیں لئے جہانگیر کمرے سے باہر آیا تھا۔اسے

۔ہاتھوں سے خون بھی نکل رہا تھا۔مگر وہ کام تھا

انشراح نے جلدی جلدی اسکے دروازے کا پردہ پکڑ کر کہا...عون میرا اسی کلر کا دوپٹہ

۔ لیتے آؤ

اچھا اس کلر کا....اسنے بھی جلدی سے پردہ تھام لیا۔نہیں بھئی مجھے یہ کلر نہیں پسند۔

۔اسنے ایکٹینگ کرتے ہوئے کہا تھا

www.novelsclubb.com

۔ مگر جہانگیر کو سب کچھ سمجھ آرہا تھا

۔ بھاگو یہاں سے۔وہ چلا کر بولا تھا۔اس سے پہلے میں تمہارا قتل کر دوں

۔ عون اور انشراح کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی

اس سے پہلے انہوں نے جہانگیر کا یہ انداز نہیں دیکھا تھا۔دونوں گرتے پڑتے

۔ سیڑھیوں سے بھاگے تھے

۔ ماموں سے کچھ بھی بعید نہ تھا

۔ اگلے لمحے وہ دادا جان کے کمرے میں تھا

۔ دادا جان! میں شادی کرنے کو تیار ہوں۔اس نے اپنا فیصلہ سنایا تھا

۔ دادا جان کو جیسے ہفتِ اِقلیم مل گئی تھی

انہوں نے جہانگیر کی اور دھیان نہیں دیا تھا۔جو اس وقت اس مسافر کی طرح لگ رہا تھا

۔۔جسکا گھوڑا گم ہو گیا ہو

۔ اچھا! پھر میں ان لوگوں سے بات کرلوں؟دادا جان نے کنفرم کیا

۔ جی۔مگر میری ایک شرط ہے!اس نے آگے کہا تھا

www.novelsclubb.com

۔ کیسی شرط؟؟؟دادا جان نے اسکی طرف دیکھ کر کہا

یہ شادی اسی ہفتے ہو گی۔ورنہ پھر آپ لوگ بھول جائیں میری شادی کو۔کہہ کر راستے

۔میں پڑی ہر چیز کو ٹھوکر مارتا وہ نکلتا چلا گیا

۔مگر ہم تو آج لڑکی دیکھنے جاینگے ابھی۔۔۔دادا جی نے مڑ کر کہا مگر وہ غائب تھا

****

آج فاطمہ الینہ کے ساتھ الیشبہ کے گھر گئی تھی۔الیشبہ کی انگلش بہت اچھی تھی تو فاطمہ نے اس سے مدد کا سوچا تھا۔

اور الینہ تو بس مستی کرنے آئی تھی۔

اچھا سنو اس سے زیادہ بکواس نہ کرنے لگ جانا۔فاطمہ نے اسے پہلے سے ہی خبردار کر دیا تھا۔

اچھا اب میری اماں نہ بنو۔مجھے پتہ ہے کیا کرنا ہے۔الینہ چڑ گئی تھی۔انہوں نے بیل بجا کر کچھ دیر اسکا انتظار کیا تھا۔مگر کوئی باہر نہ آیا تھا۔چلو سب سو رہے ہونگے۔فاطمہ نے الینہ کا ہاتھ پکڑ واپس مڑنے کو پر تولے۔

www.novelsclubb.com

ارے تو کیا ہوا۔چلو الیشبہ تو جاگ ہی رہی ہو گی۔وہ اسکا ہاتھ کھینچتی زبردستی اندر لے آئی تھی۔

الیشبہ.....الیشبو.....وہ وہی پر کھڑی ہوا سے آوازیں دینے لگی۔

کیا کر رہی ہو۔فاطمہ خائف ہو کر بولی۔

الیشبہ اپنے کمرے میں ہے وہیں چلی جاؤ۔ سامنے ماسٹر روم سے نکلتے بڑی امی نے کہا تھا ۔الیشبہ کے امی کو سبھی بڑی امی ہی کہتے تھے۔ وہ بہت ہی پیاری لگتی تھی۔ وہ بہت ہی خوش مزاج تھی تو بچے بوڑھے سب سے انکی بنتی تھی۔ ابھی بھی وہ دونوں بڑی امی کے پاس بیٹھ ان سے بحث کر رہی تھی۔ الیشبہ کے بارے میں پوچھا تو بڑی امی اسے آوازیں دینے لگی تھی۔ تم لوگ بیٹھو میں دیکھتی ہوں کیا کر رہی ہے یہ؟؟ بڑی امی آوازیں دے کر تھک گئی تو اٹھتے ہوئے بولی تھیں ۔

۔ ارے نہیں.... وہ الینہ کو اشارہ کرتی بڑی امی کو روک چکی تھی

آپ بیٹھیے ہم لوگ اس کے کمرے میں ہی چلے جاتے ہیں۔ وہ اجازت مانگتے ہوئے بولی تھی ۔

ہاں بڑی امی.... الینہ اسکی ہاں میں ہاں ملاتے بولی۔ ٹھیک ہے تم لوگ جاؤ میں چائے بنوا کر بھیجتی ہوں۔ بڑی امی کچن کی طرف جاتے بولی تھیں ۔

کیا جی کہاں غائب ہو؟؟؟؟ وہ دونوں الیشبہ کے کمرے کے اندر دھاوا کرتے بولیں تھیں ۔

www.novelsclubb.com

کہیں نہیں بس اسائنمنٹ کمپلیٹ کرنا تھا تو اسی میں بزی تھی۔ تم لوگ کیسے ؟؟ وہ

۔ سرپرائزڈ انداز میں بولی

۔ کہیں نہیں بس تم سے یہ پوچھنے آئی تھی۔ وہ کتاب دکھاتی اپنے آنے کا جواز بتانے لگی

اوہ! مطلب تھا۔ وہ طنزیہ انداز میں ہونٹ سکوڑ کر بولی۔ ورنہ تو تم لوگ جھانکتی نہیں

۔

اچ... چھا.....؟؟؟ ہم لوگ نہیں آتے تم جھانک لیا کرو۔ الینہ نے بھی اسی کے انداز

۔ میں جواب دیا تھا

۔ اب لڑنے مت لگ جانا..... فاطمہ سیز فائر کرتے بولی

۔ ویسے تم سے ایک اور بات پوچھنی تھی۔ الینہ بھی شانت ہو کر بولی

۔ کیا؟؟ الیشبہ نے پوچھا

www.novelsclubb.com

۔ تم فرمان کو دیکھی ہو؟؟؟ فاضیہ کا بھائی۔ الینہ نے پوچھا

؟؟؟ کون چھوٹا والا یا بڑا والا ؟؟؟؟ وہ جسکے بال تھوڑے لمبے ہیں

ہاں وہی... لمبے کہاں ہیں ؟ اتنا اچھا ہیئر کٹ ہے۔ الینہ تھوڑا برا مان کر بولی۔ فرمان اسکا

۔ بیسٹ فرینڈ جو تھا

۔ وہ تم سے دوستی کرنا چاہتا ہے۔الینہ مدّے کی طرف آتے بولی

۔ مجھ سے ؟اور جیسے میں کرلونگی۔وہ نخوت بھرے انداز میں منھ بنا کر بولی تھی

۔ بھئ میں نے اسکا میسج دے دیا ہے۔آگے تم جانو,وہ جانے

۔ اچھا چھوڑو وہ مجھے یہ ٹاپک سمجھاؤ۔فاطمہ اسکا رخ اپنہ طرف موڑ کر بولی

۔اوکے۔کہہ کر اسنے بک تھام لی تھی

****

۔ ہر کہانی کا ایک اور رخ ہوتا ہے

www.novelsclubb.com

۔ وہ پنہ جو صرف لکھنے والے کے دل میں رہ جاتا ہے

۔ جسے وہ کاغذ پر اتارنے کی ہمت نہیں رکھ پاتا ہے

اور وہ ایک رخ جس سے لوگ واقف ہوتے ہیں۔جسے وہ اپنے انداز میں ڈھال لیتے ہیں

۔ ۔اپنے رنگ میں

۔ جس کے ساتھ وہ چاہے جیسا سلوک کرتے ہوں۔ مگر سہنے والا اف تک کرے

۔ فاطمہ کی زندگی بھی اسی ڈگر پر تھی۔ سسکتے۔تڑپتے مگر لب پر کبھی شکوہ نہیں آیا

۔ مشکلیں تھی۔آزمائشیں تھی۔ذلت تھی۔رسوائی تھی

۔ مگر وہ شائد ایسی مٹی کی بنی تھی۔ جس پر کبھی کسی موسم کا اسر نہ ہوا تھا

۔لوگوں کے تانے اسنے اس وقت سنے جب وہ میچیور بھی نہ ہوئی تھی

۔ اسے اس وقت اتنی سمجھ بھی نہ تھی

۔لوگ کیا کہتے ہے کیا رائے رکھتے ہے اسے اس بارے میں کوئی فرق نہ پڑتا تھا

۔ اسنے ہمیشہ بس یہی سوچا کہ وہ لوگوں کی فیورٹ بن جائے

اسکی آزمائش کا وقت اس وقت شروع ہوا تھا۔جب اسکے ہاتھ میں نیا۔ نیا موبائل آیا

۔ تھا۔جا کہ اس کے ابو نے اسے دیا تھا۔ مگر اسی وقت اسے بگڑا ہوا قرار کر دیا گیا تھا

www.novelsclubb.com

۔ سونے پر سہاگا اسنے اردو ناول اور دیگر کتابوں کو پڑھنا شروع کر دیا تھا

تاجور بیگم تو اسے اپنی اولادوں سے دور رکھنے لگی تھی کہ کہیں ان کے بچے بگڑ نہ جائے

۔

کچھ اسکی بھی غلطی تھی۔ویسے تو اسکول میں اچھی سٹوڈنٹ تھی۔ مگر گھر میں نہیں۔ اور تو اور اسنے نماز میں ڈنڈی مارنا اسٹارٹ کردیا تھا۔ جھوٹ بولنا شروع کردیا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے مار بھی پڑتی تھی۔اسکی ساری ناولس کی کتابیں جلادی گئی تھی۔ مگر ۔ اسے نہ سدھرنا تھا نہ سدھری

دادی کی فیورٹ تھی اسی لئے اسے سامنے کوئی کچھ نہیں کہتا تھا۔ مگر آڑ میں وہ سب کی ۔ نظروں میں ایک بری لڑکی تھی

۔ لوگوں نے بجائے اسکی اصلاح کے اسے ایک ولن کے روپ میں پیش کیا تھا

سنااپی سے اسکی دوستی تھی۔ مگر جب بھی وہ انکے پورشن میں جاتی تو تاجور بیگم کا موڈ ۔ اسے دیکھتے ہی بگڑ جاتا تھا

۔ وہ سنانے کے انداز میں بولنا اسٹارٹ کرتی تو رکتی نہ تھی

www.novelsclubb.com

۔ یوں تو زندگی دکھوں کا نام ہے اور اسے کچھ - کچھ لوگ ہی اوور کم کرپاتے ہیں

اسے کیا ہی فرق پڑتا تھا کیونکہ اس وقت اسے رویوں کی سمجھ نہیں تھی اور جب سمجھ آئی ۔تب تک بہت دیر ہو چکی تھی

****

شام کا وقت تھا سب لوگ تیار ہو چکے تھے بس جہانگیر کو انفارم کرنا تھا اگر وہ ساتھ چلتا

۔تو وہ اسی وقت سب طے کر دیتے مگر یہ سب اُس کے موڈ پر انحصار تھا

دوپہر کی گرما گرمی نے اس کی انرجی لو کر دی تھی۔جہانگیر سے بولو وہ بھی ہمارے

ساتھ چلیگا اور یہ میرا حکم ہے۔دادا جی نے نشوہ سے کہا۔وہ چپ چاپ سر ہلاتی

۔سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئیں

دادا جی آج جہانگیر کے رشتے کو ہاں کرنے والے تھے۔اسی سلسلے میں وہ لوگ تیار ہو کر

۔ آج لڑکی والوں کی طرف جا رہے تھے

۔ نواب ہاؤس کے گیٹ پر پہنچ کر وہ اترے تو عون کی خوشی کے مارے ٹھکانہ نہ تھا

۔ اگر جو میں سوچ رہا وہ ہو جائے تو پھر ہمارے وارے نیارے ہو جائنگے

۔ وہ عالمگیر کے کان میں پھسپھسا کر بولا

www.novelsclubb.com

۔ مگر اسے کچھ سمجھ نہ آیا تھا

اور جب وہ سب عبید صاحب کے پورشن میں داخل ہوئے تو عون کی باچھیں کانوں تک

۔ چری جا رہی تھی۔اور عالم اور انشراح بلکہ سبھی کو اسکی خوشی کی وجہ سمجھ نہ آئی تھی

دادا سے عبید صاحب کی ملاقات ایک شادی میں ہوئی تھی۔ جہاں انہوں نے فاطمہ کو ۔ ایک نظر دیکھ کر جہانگیر کے لئے اوکے کر دیا تھا

وائٹ کلر کے سوٹ میں دوپٹہ اوڑھے وہ اداس آنکھوں والی لڑکی انہیں ایک نظر میں ۔ اپنی لگی تھی

۔ اسی لئے وہ جلد از جلد وہ نگینہ اپنے گھر لے جانا تھے

عبید صاحب سے انہوں نے فون پر سارے معاملات طے کر لئے تھے۔ بس آج فاطمہ ۔ کو انگھوٹی پہنا کر تاریخ لینی تھی

لاؤنج میں بوہ سب بیٹھے تھے۔ نشاط بیگم ان سے بات کرتے - کرتے ہاجرہ بی بی کے ۔ ساتھ مل کر ناشتے کے لوازمات ٹیبل پر سیٹ کر رہی تھی

فاطمہ کو بس چائے لیکر آنا تھا۔ جو اس وقت کچن میں کھڑی تھی۔ الینہ اسکے ساتھ لگی ۔ اسکی ہمت بندھا رہی تھی

۔ بالآخر وہ الینہ کی منتوں وادوں پر چائے لیکر جانے پر راضی ہوئی تھی

کانپتے ہاتھوں سے اس نے ٹرے تھامی تو برتن چھن چھنا اٹھے تھے۔ شکر تھا اس میں ۔ چائے نہیں تھی

الینہ نے گلاس ڈور کا دروازہ اوپن کیا تو عون باقاعدہ کھڑے ہو کر تالی بجانے کو تھا۔

ازلان سے اسکی کالج میں دوستی ہوئی تھی۔ازلان کے گھر آنے جانے سے اسکی فاطمہ

۔ اپی سے اچھی-خاصی دوستی تھی

اور وہ کھانا بھی تو مزے-مزے کے بناتی تھیں۔اب تو دوہرا رشتہ ہونے والا تھا۔اسکی

۔ فیورٹ ماموں کی وائف.....وہ جیسے سوچ-سوچ کر خوش ہو رہا تھا

۔ فاطمہ نے ایک نظر لاؤنج میں دوڑائی اور پھر نظریں پھیر لی تھی

۔ اس وقت وہاں تین لڑکے تھے۔عون,عالمگیر,اور جہانگیر

۔ عون کو وہ جانتی تھی۔اس سے تو نہیں ہو گا اسکا رشتہ۔اسنے من میں میں سوچا تھا

دادی اور نشوہ اپی نے انشراح کو اٹھا دوسرے صوفے پہ بھیجا تھا۔اور اسے اپنے بیچ میں

۔ بیٹھا کر اس پے وارے-نیارے ہونے لگی تھی

www.novelsclubb.com

انشراح اسے کیوٹ لگی تھی۔چشمہ لگائے وہ کافی پیار بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی

تھی۔اسنے تو اسے فوراً اپنی چھوٹی بہن مان لیا تھا۔کمرے میں اندر آنے سے پہلے وہ ڈر

رہی تھی مگر اب اسے پتہ تھا یہی اس کی قسمت ہے تو وہ اس سے بھاگنے کی بجائے اب

۔خوش دلی سے اسکا سامنا کر رہی تھی

۔کیونکہ اسے خوشیاں ڈھونڈنی آتی تھی۔بہت ہی گیا تھا رونا دھونا

دولڑکے جس میں ایک اسے اشتیاق بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔اور دوسرا

جسے اپنے موبائل سے فرصت نہیں تھی۔اسنے جہانگیر کو دیکھ کر من میں سوچا تھا

۔اسے ایسے لوگ نہیں پسند تھے جو بھری محفل میں بیٹھے ہوں اور موبائل یوز کر رہیں

۔ ہوں۔جان-بوجھ کر خود کو کول دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔اسنے سر جھٹکا

۔ تو عبید صاحب...دادا جی نے تمہید باندھی

اگر اجازت ہو تو رسم کر لی جائے؟؟اور شادی اگلے ہفتے کی رکھ لیتے ہیں؟؟.انہوں نے

۔ پوچھا تھا

۔ اسی ہفتے؟؟؟عبید صاحب صاحب کو اتنی جلدی کی امید نہیں تھی

جی ہاں۔ویسے بھی ایک مہینے بعد ہونے ہی ہیں۔اور آپ نے بس دو جوڑے میں دینا

ہے ہمیں بس فاطمہ سے مطلب ہے۔کوئی خاص تیاری نہیں کرنی ہے آپ کو۔دادا جہ

۔ نے آگے بات کہی

نہیں بات ایسی نہیں ہے مگر.....ابھی فاطمہ کہ پیپر نہیں ہوئے ہیں انہوں نے وجہ

۔ بتائی

www.novelsclubb.com

پیپر وہ اپنے گھر رہ کر بھی دے سکتی ہے۔دادی نے بھی دادا کی ہاں ملائی۔ جبکہ جہانگیر اس ساری سچویشن سے بے نیاز ایک طرف بیٹھا اب پکوڑے اور سموسے سے انصاف کر رہا تھا۔

اور باقی سبھی ابو اور دادا کی بات سن رہے تھے کہ کیا جواب ہو گا۔

انکل ہمارے گھر میں بہو کی کمی ہے۔میں بھی اکیلے رہتے بور ہو جاتی ہوں۔اگر آپ جلدی سے ہاں کر دینگے تو مجھے بھی ایک ساتھی مل جائیگی۔ نشوہ اپی نے بھی ٹکڑا دیا تھا۔

سب کے اصرار پر انہوں نے نشاط بیگم کی اور دیکھا تو انہوں نے سر کے اشارے سے ہاں میں جواب دینے کو کہا تھا۔

ٹھیک ہے!!!! آپ لوگ اتنا اصرار کر رہیں ہیں۔.....مجھے کچھ دن تو اور میری بیٹی کے ساتھ بتانے دیتے۔عبید صاحب نے کہتے شکائتی نظروں سے دادا جی کو دیکھا تھا۔

بیٹی خیر سے اپنے گھر کی ہو جائے تو پھر جی بھر کر وقت بتا لینا۔دادی اپنائیت سے انکی اور دیکھ کر پرس سے بھاری انگھوٹی نکالتی بولیں تھیں۔اور فاطمہ جو قسمت کے فیصلے پر سر

www.novelsclubb.com

جھکانے کو تیار تھی۔اتنی جلدی پر اس کے ہاتھ -پاؤں پھول گئے تھے۔اسنے تو یہ بھی نہ

۔پتہ تھا کہ اسکا ہم سفر کون تھا

۔ بیٹا اپنا ہاتھ دو......دادی اسکا ہاتھ مانگتے بولیں

اور اسنے اپنا کانپتا ہاتھ انکے ہاتھ میں دے دیا۔ جسمیں میں دادی اب انگھوٹی ڈال رہی

تھی۔اور اسکا دل لرز رہا تھا۔اسکا دل اسے یہاں سے اٹھ جانے کو کہہ رہا تھا...... مگر وہ

۔ ظبط سے بیٹھی رہی

۔ اسے اور نہیں بھاگنا تھا

..... اسے ٹھہرنا تھا۔اسکے پاس

جسکے پاس اللہ نے اسکی منزل بنائی تھی۔اور اب جہانگیر کنکھیوں سے اس اداس

۔ آنکھوں والی لڑکی کا جائزہ لے رہا تھا

www.novelsclubb.com

کیونکہ اس نے اس وقت سب کچھ بھلا کر اپنا قدم آگے بڑھایا تھا۔کچھ علی کی ڈانٹ کا

۔اثر بھی تھا

۔وہ غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔جو نظر جھکائے بیٹھی تھی

۔ اب وہ پورے استحاق سے اُسے دیکھ رہا تھا

۔جواب اسکی ہونے والی تھی۔اسے ایک ہمسفر کی ہی تو تلاش تھی

****

www.novelsclubb.com